Reg'd S No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۲ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۲

جمعہ

۸ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ ۱۸ تبوک ۱۳۳۲ ہش ۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۵۳ء نمبر ۱۴۲

مقبوضہ کشمیر میں بعض وجوہ کی بنا پر اقتصادی بے چینی پھیلی ہوئی ہے

"شیخ عبداللہ صورت حال کا مقابلہ نہ کر سکے اور بھٹک گئے" پارلیمنٹ میں نہرو کا اعلان

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ آج پارلیمنٹ میں امور خارجہ کی بحث کے دوران ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا مقبوضہ کشمیر میں اقتصادی بے چینی کی بہت سی وجوہ ہیں۔ ان الجھنوں نے شیخ عبداللہ کو پریشان کر دیا تھا انہیں صورت حال کا کوئی حل نظر نہ آتا تھا۔ اس لئے وہ اپنی راہ سے بھٹک گئے۔ دوران تقریر میں انہوں نے کشمیر کے حالیہ واقعات کو ایک داخلی الجھن قرار دیا۔

ایڈمرل نمٹز کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا اس میں شک نہیں کہ وہ قابل تعریف شخصیت ہیں۔ لیکن یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم بڑی بڑی طاقتوں میں سے کسی سے رائے شماری کا ناظم (مقرر کریں)

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۴ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں

مبلغ بورنیو واپس تشریف لا رہے ہیں

مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ بورنیو بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ اسلام ۱۲ ستمبر کو بورنیو سے پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف سات سال کے بعد اپنے وطن واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کے بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم مولوی امام الدین صاحب کے اہل و عیال جاکرتہ روانہ ہو گئے

کراچی ۱۷ ستمبر۔ مکرم جناب مولوی امام الدین صاحب مبلغ انڈونیشیا کے اہل و عیال کل دو بجے شب کے ایل۔ ایم ہوائی جہاز کے ذریعہ جاکرتہ روانہ ہو گئے ہیں۔ ہوائی جہاز سنگاپور اور بنکاک ہوتا ہوا جمعہ کے روز جاکرتہ پہونچے گا۔ ہوائی اڈے پر رفیع الدین صاحب علیم الدین صاحب اور تاثیر احمدی صاحب نے انہیں رخصت کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں اپنی منزل مقصود تک بخیر و عافیت پہونچائے۔ آمین

مکرم مولوی امام الدین صاحب پاکستان میں ایک سال قیام کرنے کے بعد ۲۹ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز انڈونیشیا واپس تشریف لے گئے تھے۔

امریکی گیہوں کی آمد اور تقسیم

کراچی ۱۷ ستمبر۔ پاکستان کو ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں امریکہ سے ۴۸۰،۳۷ ٹن گیہوں بطور عطیہ موصول ہوا۔ اب امریکہ سے موصول ہونے والے گیہوں کی کل مقدار ۱،۸۲،۳۱۸ ٹن ہو گئی۔

مذکورہ مدت کے دوران میں پنجاب کو ۴۰۰ ٹن، کراچی کو ۷،۲۹۱ ٹن، صوبہ شمال مغربی سرحد کو ۴۰۰ ٹن اور بلوچستان ریاستی یونین کو ۱۵۰ ٹن گیہوں تقسیم کیا گیا۔

جنرل اسمبلی کی رہبر کمیٹی کی طرف سے تونس اور مراکش کے مسائل ایجنڈے میں شامل کرنے کی سفارش

ایجنڈے کی آخری منظوری جنرل اسمبلی خود دیگی ایجنڈا کم و بیش ۷۲ مسائل پر مشتمل ہوگا

نیویارک ۱۷ ستمبر۔ کل جنرل اسمبلی کی رہبر کمیٹی میں جب ایجنڈے کی توثیق کا سوال زیر بحث آیا تو کمیٹی نے بلا حیل و حجت تونس اور مراکش کے مسائل کو ایجنڈے میں شامل کرنا منظور کر لیا۔ ان مسائل کی شمولیت پر کسی گوشے سے بھی کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا گیا۔ لیکن ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ مسئلہ ضرور ہی ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے گا۔ کیونکہ کمیٹی کے فیصلے محض سفارشات کا درجہ رکھتے ہیں ایجنڈے کی اصل اور آخری منظوری جنرل اسمبلی خود دے گی۔ اور جنرل اسمبلی کی توثیق کے بعد ہی مرتب شدہ ایجنڈا اپنی آخری شکل میں سرکاری حیثیت کا حامل ہو سکے گا۔ رہبر کمیٹی نے ایجنڈے میں قریباً ۷۲ مسائل شامل کرنے کی سفارش کی ہے۔

ایران برطانیہ کے ساتھ دوبارہ گفت و شنید شروع کرنے یا سفارتی تعلقات بحال کرنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتا

تہران ۱۷ ستمبر۔ حکومت ایران کے سرکاری ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ ایران تیل کا جھگڑا طے کرنے کے سلسلہ میں برطانیہ سے دوبارہ بات چیت شروع کر رہا ہے یا از سر نو سفارتی تعلقات قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ترجمان نے کہا ایران اس وقت اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں پوری طرح مصروف ہے۔ اور اسے دوسرے معاملوں سے نپٹنے کی فرصت نہیں ہے۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا ہے کہ سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق سرکاری روپیہ پرائیویٹ اغراض اور اپنے حامی لوگوں کو انعامات وغیرہ دینے میں صرف کرتے رہے ہیں۔ حکومت نے ڈاکٹر مصدق کے مقرر کردہ سفارتی نمائندوں میں سے مزید نو نمائندوں کو برطرف کر دیا ہے

ایران میں طلباء کو عملی سیاسیات میں حصہ لینے کی ممانعت

تہران ۱۶ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ایران کو اشتراکیت سے پاک کرنے کے سلسلے میں آج حکومت نے اسکولوں اور یونیورسٹیوں کے متعلق چند ضروری تجاویز پر غور کیا۔ چنانچہ کابینہ نے ایک خصوصی اجلاس میں طے کیا کہ آئندہ طلباء سیاسی اجتماعات جلسوں مظاہروں اور ہڑتالوں میں حصہ نہ لیں ورنہ انہیں سخت سزائیں دی جائیں گی۔ مثلاً انہیں مستقل طور پر درسگاہوں سے خارج کیا جا سکے گا اسی قسم کی سزائیں ان گمراہ کن اساتذہ کو بھی دی جائیں گی۔ جو طلباء کو بد راہ کریں گے۔ آج فضائیہ کے ایک لفٹنٹ اور دو غیر کمیشن یافتہ افسروں کو بھی گرفتار کیا گیا۔ جن پر تودہ پارٹی کے ممبر ہونے کا شک کیا گیا۔

ڈاکٹر حسین فاطمی ایران سے فرار ہونے میں کس طرح کامیاب ہوئے

تہران ۱۷ ستمبر۔ اگرچہ مصر کے اعلیٰ حکام نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ ایران کے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین فاطمی مصر میں نہیں ہیں۔ تاہم تہران کے اخبار "آتش" نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ ڈاکٹر حسین فاطمی ایران سے فرار ہونے میں کس طرح کامیاب ہوئے۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ جب [illegible] نے مصدق حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ تو ڈاکٹر فاطمی اردن کے سفارتخانے میں پناہ گزین ہو گئے۔ اور جب انہیں ایک ایرانی نوکر چھوڑ کر چلا گیا۔ تو شامی سفیر اپنی کار میں انہیں شامی سفارت خانے میں لے آئے۔ جہاں وہ ایک ہفتہ تک مقیم رہے۔ اس کے بعد گزشتہ ہفتہ کے اختتام پر بعض غیر ملکی جاسوسوں کی مدد سے انہیں عراق بھجوا دیا گیا۔ "آتش" نے مزید لکھا ہے کہ جب ڈاکٹر فاطمی عراق سے مصر روانہ ہونے لگے تو انہوں نے اپنے خسر کو بذریعہ تار مطلع کیا "کہ ارسال کردہ سامان حفاظت سے پہنچ گیا ہے"۔

روسی باشندوں کو ایران سے واپس بلانے کا مطالبہ

تہران ۱۷ ستمبر۔ حکومت ایران نے روس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اگن تودو نامی روسی باشندے کو ایران سے واپس بلا لے۔ وہ "ایرانسود" نامی تیل کی ایک روسی فرم میں ملازم تھا جو اب اپنا کاروبار ختم کر رہی ہے۔ ایران کی وزارت خارجہ نے روسی سفارتخانے کو اگن تودو کی سرگرمیوں کے متعلق فوجی تحقیقات کی ایک رپورٹ بھیجی ہے۔ اور اس ضمن میں مطالبہ کیا ہے کہ اسے فوراً روس واپس بھیج دیا جائے۔

انتخابی قوانین میں ترمیم کا بل منظور نہ ہو سکا

جنوبی افریقہ کی اسمبلی میں مالان پارٹی کی شکست

کیپ ٹاؤن ۱۷ ستمبر۔ کل جنوبی افریقہ کی اسمبلی میں انتخابی قوانین میں ترمیم کا سرکاری بل منظور نہیں ہو سکا۔ اس بل کا مقصد یہ تھا کہ رنگدار نسل کے ووٹوں کو انتخابی فہرستوں سے خارج کر دیا جائے۔ اس بل کی مخالفت میں حمایت کرنے والوں کی نسبت ۱۶ ووٹ زیادہ آئے۔ مخالف جماعت یعنی یونائیٹڈ پارٹی نے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا۔ کہ وہ اس بل کی حمایت نہیں کریگی جس کے باعث اس امر کا کوئی امکان باقی نہیں رہا تھا۔ کہ بل کو ایوان کی دو تہائی اکثریت حاصل ہو جائیگی۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر مالان نے بل کے منظور نہ ہو سکنے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسے منظور کرانے کے اور بہت طریقے ہیں۔

ماؤ ماؤ تحریک کے ۲۰ ممبروں نے ہتھیار ڈال دیئے

نیروبی ۱۷ ستمبر۔ کینیا میں ماؤ ماؤ تحریک کے مزید ۲ ممبروں نے حفاظتی فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اس سے پہلے ان کے لیڈروں نے تمام ممبروں سے اپیل کی تھی کہ وہ مزاحمت بند کر کے ہتھیار ڈال دیں۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس [illegible] روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۸ تبوک ۱۳۳۲ھش

مخلصانہ عوامی جدوجہد کی ضرورت

ہم نے کل المصلح کے ان کالموں میں عوامی تعلیم کے متعلق لکھا تھا کہ کسی ملک میں سو فیصدی خواندگی پیدا کرنے کا مقصد حاصل کرنے کے لئے محض حکومت کی جدوجہد کافی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مہذب ممالک میں جو خواندگی کی فیصدی نسبت گزشتہ سالوں میں بڑھائی گئی ہے اس کے اصل بانی وہ نیک دل، خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے افراد اور دوسرے ادارے ہیں جنہوں نے عالی ہمتی سے کام لے کر نجی طور پر ملک کو خواندہ بنانے کے لئے اپنی زندگیاں اور کوششیں صرف کر دیں۔

باقاعدہ سرکاری یا نیم سرکاری سکولوں اور کالجوں میں جو تعلیم دی جاتی ہے وہ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ایک حکومت ہی اعلیٰ تعلیم کا بندوبست کر سکتی ہے۔ اور ایسی اعلیٰ تعلیم کے بغیر ملک میں اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو ملک و قوم کے ہر قسم کے کاروبار کو چلانے کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے۔ مگر تمام ملک کے سو فیصدی خواندہ بنانے کے مقصد کا حصول ان سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں اور کالجوں کی محدود تعداد کے ذریعہ ناممکن ہے۔ کیونکہ حکومت کے پاس نہ تو اتنے فنڈز ہوتے ہیں۔ کہ وہ تمام ملک کو خواندہ بنانے کا فرض ادا کر سکے۔ اور نہ اس طرف کما حقہ توجہ دینے کے لئے وقت ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کام ملک و قوم کے مخیر اور نیک دل لوگوں کا ہے۔ کہ جو اپنے روپے اور وقت سے ملک و قوم کی خدمت اور قربانی کا جذبہ رکھتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں یہ کام اکثر ایسے افراد اور سوسائٹیاں ہی انجام دے رہی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ چند ہی سالوں میں ان ممالک میں خواندگی کی فیصدی نسبت اس معیار کو پہونچ گئی ہے۔ کہ ہم اسکے حصول کو ایسا ہی مشکل سمجھتے ہیں جیسا کہ کوہ ہمالہ کی بلند ترین چوٹی پر چڑھنا

واقعی تمام ملک کے باشندوں کو خواندہ بنانے کی مہم ایک عظیم الشان مہم ہے۔ اور خدمت خلق کرنے والے افراد اور سوسائٹیوں کے لئے یہاں ایک نہایت وسیع میدان ہے۔ اور اگر ہم اس میں خاطر خواہ ترقی کر لیں اور خواندگی کا فیصدی معیار بڑھا لیں۔ تو ہمارے جیسے پسماندہ ملک کی کئی ایک بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے۔ تجارت صنعت اور معاشرت کے دیگر ایسے ہی شعبے جن کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ تعلیم کے پھیلاؤ کے ساتھ ہی ترقی پا سکتے ہیں مگر ہمارے ملک میں صرف تعلیم کا میدان ہی ایسا نہیں ہے۔ جس میں نیک دل مخیر اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے لوگوں کی سخت ضرورت ہے۔ بلکہ اسکے علاوہ اور بھی کئی میدان ہیں جن میں سے قومی صحت کے قیام اور عوام کی تندرستی کا مسئلہ بھی ان کی توجہ کا سخت محتاج ہے۔ اور جس کا پورا پورا بندوبست دولتمند سے دولتمند حکومت بھی نہیں کر سکتی۔

چنانچہ آنریبل مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے "آغا خان ہیلتھ بورڈ" کے قائم کردہ "جہدی شفاخانہ" کی حال میں رسم افتتاح ادا کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ :۔

"دنیا کی کوئی بھی حکومت خواہ وہ کتنی ہی اہل اور مالی حیثیت سے مستحکم کیوں نہ ہو قوم کے ہر فرد کے لئے طبی سہولتیں فراہم کرنے کا کام مکمل طور پر خود سرانجام نہیں دے سکتی۔ موجودہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی اکثر یہ کام خیراتی اوقاف اور ادارے انجام دیتے ہیں۔ ان ممالک میں بڑے بڑے ہسپتال طبی ادارے زچگی کے ہسپتال وغیرہ عوام کے چندے سے قائم کئے جاتے ہیں۔ اور نجی فنڈوں سے ان کے مصارف پورے ہوتے ہیں۔ دراصل قوم اور حکومت کی مشترکہ کوششوں ہی سے عوام کے لئے مناسب طبی اور صحتی سہولتیں فراہم کی جا سکتی ہیں۔"

آپ نے فرمایا: "صحت عامہ کے تمام مسائل اور انہیں قومی منصوبہ بندی میں ترجیح دینی چاہیئے۔۔۔۔ ان تمام مسائل کو حل کرنا جن کا عوام کی بہبودی سے براہ راست تعلق ہے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا فرض ضرور ہے۔ لیکن نسبتاً نادار اور مصیبت زدہ افراد کو طبی سہولتیں بہم پہونچانے کی اخلاقی ذمہ داری دولت مند طبقوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔

آغا خاں ہیلتھ بورڈ کا یہ اقدام آئندہ کے لئے ایک نیک شگون ہے۔ اگر دیگر اداروں نے اس مثال پر عمل کیا۔ تو طبی سہولتوں کی اکثر ضروریات نجی اداروں کے ذریعہ پوری ہو جائیں گی۔ اور اس طرح حکومت اور عوام کے درمیان تعاون اور اشتراک عمل کی باقاعدہ پالیسی سے عوام کا معیار صحت بلند کیا جا سکے گا۔"

وزیر اعظم کے یہ آخری الفاظ واقعی نہایت قابل اعتنا ہیں۔ اور ہمارے دیگر قومی اداروں کو بھی "آغا خان ہیلتھ بورڈ" کی تقلید کرنی چاہیئے۔ اور ملک کے طول و عرض میں ایسی صحت گاہوں کا ایک جال بچھایا جانا چاہیئے۔ کوئی بھی ادارہ اگر خدمت خلق کا یہ کام کرے۔ بے حد قابل تعریف ہے۔ لیکن اتنا ہم ضرور عرض کریں گے۔ کہ اگر ایسے خدمتِ خلق کے کاموں کو محض سیاسی مقاصد کے پردہ کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ جیسا کہ مثلاً جماعت اسلامی کر رہی ہے۔ تو اس سے ملک و قوم کو بجائے فائدہ کے نقصان کا زیادہ احتمال ہے۔ بے شک عیسائیوں کے بعض مشن خاص کر مشرقی ممالک میں ایسا کام نہ صرف اپنا مذہب پھیلانے کے لئے کر رہے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات جاسوسی کی غرض سے بھی ایسا کرتے ہیں۔ جن میں ان کی حکومتیں ان کی پشت پناہی کرتی ہیں۔ مگر باوجود مفید ہونے کے اب ان کے کام ویسے موثر نہیں رہے۔ جیسا کہ پہلے تھے۔ اب ہر مشرقی ملک ان کے فریب سے متنبہ ہو چکا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ پچھلے دنوں اقوام متحدہ کی انجمن میں بعض اسلامی ممالک نے ایسے مشنوں کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

جہاں تک پرامن ذرائع سے اپنے مذہبی خیالات کی تبلیغ کا سوال ہے۔ ہمیں اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن ایسے مشنوں کا ملک کی سیاسیات میں دخل انداز ہونا اور جاسوسی کرنا بے حد خطرناک ہے۔ اگر ایسا ثابت ہو جائے۔ تو ہر ملک کی حکومت کا صرف حق ہی نہیں بلکہ اولین فرض ہے۔ کہ وہ ایسے اداروں پر تحقیقات کرنے کے بعد جیسی مناسب ہوں پابندیاں عائد کرے۔

خدمت خلق کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنا کسی حکومت کے لئے مستحسن نہیں ہے۔ بلکہ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ جیسا کہ وزیر اعظم نے فرمایا ہے۔ ایسے کاموں میں عوامی اداروں کی حوصلہ افزائی کر کے ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے۔ جو سیاسی قسم کی پارٹیاں محض سیاسی پراپیگنڈا کے لئے ایسے کام کرتی ہیں۔ ان کی نیتیں عوام سے مخفی نہیں رہ سکتیں۔ کچھ مدت کے لئے وہ واقعی کامیاب ہوتی بھی نظر آتی ہیں۔ مگر آخر کار ان کا پول کھل ہی جاتا ہے۔ اور وہ اپنے اس ہتھکنڈے سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتیں۔ اور نہ ملک و قوم کو ان سے کوئی پائیدار فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر ملکی نظم و نسق کے قیام کے نقطۂ نظر سے حکومتوں کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ ایسے اداروں کی ایسی جدوجہد کی نگرانی میں غفلت اور بے پرواہی سے کام نہ لیں۔ کیونکہ عین ممکن ہے۔ کہ ایسے بظاہر نیک کاموں کے پردے میں تخریبی سرگرمیاں کار فرما ہوں۔ اور خدمت خلق کے کام محض اوٹ کا کام دیتے ہوں۔

(۲)

انجمن اقوام متحدہ کی تعلیمی و ثقافتی تنظیم کی طرف سے شائع شدہ ایک رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے قارئین کرام کو اس طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ اہنیں دوسرے ملکوں کی نسبت اپنے ملک کی اوسط خواندگی کو بڑھانے کے لئے خود کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ملک کے ہر پڑھے لکھے کو چاہیئے۔ کہ وہ سال میں کم از کم دس دس آدمیوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دے۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو کم از کم پڑھنا سکھا دے۔ یہ ایک نہایت سادہ اور سہل طریق ہے۔ جس سے حکومتی کوششوں پر انحصار کئے بغیر ملک سے جہالت اور ناخواندگی کو بااحسن وجوہ جلد از جلد دور کیا جا سکتا ہے۔

آج ہم اپنے احباب اور خصوصاً اراکین مجلس خدام الاحمدیہ سے مخاطب ہوتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے وہ ارشادات درج کر رہے ہیں۔ جو حضور نے اسی غرض سے احباب جماعت کو کئی سال پیشتر فرمائے ہیں۔ اور انہیں خدام الاحمدیہ کے مستقل پروگرام کا ایک حصہ مقرر فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

(۱) "خدام الاحمدیہ کو تعلیم کے عام کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر وہ یہ کر لیں۔ تو جماعت کے اخلاق بھی بلند ہو سکتے ہیں"۔ (۲) "خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہر احمدی لکھنا پڑھنا سیکھ جائے"۔ (۳) "دوسری بات جس کی طرف میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ وہ علم کا عام کرنا ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۹ء)

اسی طرح حضور نے قرآن شریف کے ترجمہ کے متعلق خاص طور پر فرمایا :۔

"اگر مجلس خدام الاحمدیہ ہر جگہ نائٹ سکول کھول دے۔ اور لوگوں کو جنہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا۔ ترجمہ پڑھانا شروع کر دیں۔ تو یہ ایک ایسی خدمت ہوگی۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق بنا دے گی۔" (مشعل راہ صفحہ ۵۵)

ہم سمجھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت کی علمی ترقی حضور کے انہی ارشادات کی تعمیل کے نتیجہ میں ہے۔ اور اب بھی احباب اپنی ہمت و استطاعت اور حالات کے مطابق ان پر عمل پیرا ہیں۔ لیکن مومن کے لئے ترقی کا میدان کبھی بھی بند نہیں ہوا۔ مزید ضرورت ہے کہ ہم حضور کے ان ارشادات کی روشنی میں اپنی ایسی کوششوں کو اور زیادہ وسعت دیں۔ اور کما حقہ انہیں عملی جامہ پہنا کر حضور کے اس فرمان کو پورا کر دیں۔ کہ "ہر احمدی لکھنا پڑھنا سیکھ جائے"۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر احباب جماعت اس طرف خاص توجہ دیں۔ تو نہ صرف ہماری اپنی جماعت کی تعلیم سو فی صدی ہو سکتی ہے۔ بلکہ اس سے ملک کی مجموعی اوسط پر بھی نہایت ہی خوشکن اور خوشگوار اثر پڑے گا۔ اور سہولت و آسانی سے ناخواندگی اور جہالت کو ختم کیا جا سکے گا۔

علاقۂ سویز کے مستقبل سے متعلق

مصر اور برطانیہ کے حالیہ مذاکرات

بے شک آج برطانیہ سمجھوتے کی طرف قدم بڑھا رہا ہے لیکن سمجھوتے کے لئے ضروری ہے، کہ وہ مشرق وسطیٰ میں سیلاب کی طرح بڑھتی ہوئی قومی تحریک کے پیش نظر اپنی روش میں نمایاں تبدیلی کرے۔ اگر اس نے ایڈلائے سٹیونسن اور دیگر بین الاقوامی مدبرین کی بروقت انتباہ کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنی آمرانہ روش کو برقرار رکھا تو پھر سمجھوتے پر راضی ہو جانے کے باوجود حالات بد سے بدتر ہو جائیں گے۔ اور اس کے لئے کف افسوس ملنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ موجودہ حالات میں جبکہ مصریوں کے جذبات کو بآسانی بھڑکایا جا سکتا ہے ہم ایسی ذلت آمیز شرائط کی کسی اور حکومت سے توقع نہیں کر سکتے۔ اگر یہ موقعہ گنوا دیا گیا تو مصر میں اس کا رد عمل نہایت شدید ہوگا۔ جنرل نجیب کو کم از کم اس حد تک قومی امنگیں پوری کرنے کی اجازت نہ دینا سمجھوتے کے آخری امکانات کو خود اپنے ہی ہاتھوں ختم کر دینے کے مترادف ہے۔ اس کے بعد اگر ہم ہوش میں آئے بھی تو وہ ہوش میں آنا کس کام کا؟" (کنگز لے مارٹن)

برطانوی حلقوں سے اس قسم کی اطلاعات برابر آ رہی ہیں کہ سویز کے مستقبل کے متعلق حال ہی میں مصر اور برطانیہ کے درمیان جو مذاکرات ہوئے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں دونوں کے اختلافات اب پہلے کی نسبت بہت کم ہو گئے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو توقع رکھنی چاہیئے کہ یہ قضیہ بہت جلد طے ہو جائیگا اور اس کی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ وہ ایک حد تک دور ہو جائیگی۔

اختلافات کی نوعیت

بات سے بھی یہی کہ اگر برطانیہ حقیقت پسندی سے کام لے تو اب یہ معاملہ بآسانی طے ہو سکتا ہے، کیونکہ جیسا کہ نظر آ رہا ہے اختلافات کم ہوتے ہوتے اس قدر معمولی رہ گئے ہیں۔ کہ ان کا بالآخر حل ہو جانا زیادہ مشکل نہیں ہے۔ برطانیہ علاقہ سویز پر مصر کے اقتدار کو پہلے ہی تسلیم کر چکا ہے۔ وہ مانتا ہے کہ یہ بلاشبہ مصر ہی کا علاقہ ہے اور حق و انصاف کی رو سے اسے مصر ہی کے زیر نگیں رہنا چاہیئے، پھر برطانیہ کو اصولاً فوجیں ہٹا لینے سے بھی انکار نہیں ہے۔ البتہ سابقہ مذاکرات کے وقت جھگڑا لے دے کے صرف اس بات پر رہ گیا تھا کہ برطانیہ غیر مشروط طور پر فوجیں ہٹانے کی بجائے اس ضمن میں حسب ذیل دو شرائط منوانا چاہتا تھا۔ اول۔ علاقہ سویز میں برطانیہ نے جو بڑے بڑے فوجی ذخائر ہوائی اڈے اور ورکشاپ وغیرہ قائم کئے ہیں انہیں بدستور برطانیہ کے فنی ماہرین کی امداد سے ہی چلایا جائے۔

دوم۔ دفاعی اغراض کے پیش نظر یہ اہم علاقہ اتحادی افواج کے لئے آئندہ بھی کھلا رہے تاکہ ہنگامی حالات رونما ہونے پر برطانیہ یا اور کوئی اتحادی طاقت، اپنی فوجیں وہاں لا سکے۔

وضاحت طلب امور

ادھر مصر کی موجودہ حکومت نے اصولی طور پر ان دونوں شرائط کو مان لیا تھا جنرل نجیب اور ان کے ساتھی اس بات کے لئے تیار تھے کہ برطانوی ذخائر اور دیگر فوجی مراکز کا انتظام عارضی طور پر برطانوی ماہرین کے ہاتھ میں رہے۔ لیکن اس ضمن میں ان کے نزدیک بعض چیزیں وضاحت طلب تھیں۔ مثلاً

(۱) فوجوں کے انخلا کے بعد برطانیہ کے جو فنی ماہرین علاقہ سویز میں مقیم رہیں گے، ان کی تعداد کیا ہوگی؟

(۲) ان کا کتنے عرصہ تک مقیم رہنا ضروری ہے، یعنی کتنی مدت کے بعد ان ذخائر اور اڈوں کا تمام تر انتظام مصری ماہرین کو سونپ دیں گے؟

(۳) اس تمام عرصہ میں فنی ماہرین کس کے سامنے جوابدہ ہونگے؟

انخلائے افواج کے بعد برطانیہ کم از کم پانچ ہزار فنی ماہرین وہاں رکھنا چاہتا تھا۔ جن کے متعلق اس کی خواہش یہ تھی کہ وہ وہاں کم از کم دس سال مقیم رہیں، اور وہ ہوں بھی برطانوی کمان کے تحت۔ برخلاف اس کے مصر کسی صورت میں بھی دو تین ہزار سے زیادہ فنی ماہرین رکھنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ ان کا عرصہ قیام تین سال سے متجاوز نہ ہو۔ اخباری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حالیہ مذاکرات کے نتیجہ میں دونوں فریق نے ایک دوسرے کے اور زیادہ قریب آنے کی کوشش کی ہے کیونکہ سننے میں یہی آ رہا ہے کہ غالباً برطانیہ تین ہزار ماہرین پانچ سال تک مقیم رکھنے پر راضی ہو جائیگا

نہر سویز کا مستقبل

رہا انخلا کے بعد ہنگامی حالات پیدا ہو جانے کے باعث فوجوں کے واپس آنے کا سوال سو اس بارے میں تھوڑا سا اختلاف باقی ہے۔ اور وہ یہ کہ مصر کے نزدیک ہنگامی حالات کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بیرونی طاقت عرب لیگ کے ممبر ممالک میں سے کسی ایک پر حملہ کر دے۔ ایسی حالت میں دفاعی اغراض کے تحت برطانیہ یا اتحادیوں کی فوجیں واپس آ سکیں گی۔

برطانیہ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اس شرط کو صرف عرب لیگ کے ممبر ممالک تک ہی محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ اس میں ترکی اور ایران کو بھی شامل کرنا ضروری ہے یعنی اگر عرب ممالک کے علاوہ ترکی یا ایران پر کوئی طاقت حملہ آور ہو جائے تو بھی نہر سویز کے علاقہ میں فوجیں واپس لائی جا سکیں گی۔ مختصراً تو اختلاف کی نوعیت اتنی ہی ہے لیکن تفصیل کے اعتبار سے بعض اور پہلو بھی وضاحت طلب ہیں۔ اور ان کا بھی فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ مثلاً

(۱) اس قسم کے ہنگامی حالات پیدا ہو جانے کی صورت میں مغربی طاقتوں کو خود بخود فوجیں اتارنے کی اجازت نہ ہوگی، بلکہ اس ضمن میں دفاعی اغراض کے تحت مصر خود انہیں فوجیں بھیجنے کی دعوت دے گا۔ اور دعوت موصول ہونے کے بعد ہی وہ فوجیں لانے کے مجاز ہوں گے

(۲) فوجوں کا عرصہ قیام زیادہ سے زیادہ دو تین سال یا اس سے بھی کم ہوگا۔ گو حسب ضرورت اسے باقاعدہ مصر کی اجازت سے گھٹایا یا بڑھایا جا سکے گا۔

(۳) جنگ ختم ہونے کے بعد تین ماہ کے اندر اندر تمام بیرونی فوجیں یقیناً ہٹائی ہوں گی

کہا جاتا ہے کہ ان امور کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ اور غالباً اب جو مزید بات چیت ہوگی وہ انہی امور کے متعلق ہوگی بہرحال حالیہ مذاکرات کے نتیجہ میں اب کسی قدر یہ امید بندھ گئی ہے۔ کہ یہ اور اس قسم کے چھوٹے موٹے اختلافات جلد دور ہو جائیں گے۔ یعنی فنی ماہرین کی تعداد ان کے عرصہ قیام کی تعیین اور جنگ کی صورت میں فوجوں کے واپس آ سکنے کے متعلق تصفیہ ہو جائے گا۔ اور ہوگا بھی غالباً اس کے لگ بھگ کہ انخلائے افواج کے بعد تین ہزار برطانوی فنی ماہرین قریباً چار یا پانچ سال کے عرصہ تک علاقہ سویز میں مقیم رہیں گے۔ اور عرب ممالک میں سے کسی ایک ملک پر حملہ ہونے کی صورت میں فوجیں مصر کی اجازت سے پھر واپس آ سکیں گی۔

غور طلب امر

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ برطانیہ کہ جو کسی حال میں بھی علاقہ سویز سے اپنی فوجیں واپس بلانے کے لئے تیار نہیں ہوتا تھا، اب ۸۰ ہزار فوج کے ایک ایک سپاہی کو واپس بلا لینے پر کیسے آمادہ ہو گیا؟ آخر کیا بات ہے کہ جس کی وجہ سے اس امر کا امکان زیادہ ہوتا جا رہا ہے، کہ وہ محض چند ہزار فنی ماہرین کو ایک محدود عرصہ کے لئے وہاں رکھنے کے بعد سارا علاقہ کلی طور پر مصریوں کے حوالے کر دے گا۔ کیا وہ فی الواقع مصریوں کی قومی امنگیں پوری کرنا چاہتا ہے؟ اگر یہ نہیں تو کیا وہ بین الاقوامی حالات سے اس درجہ مجبور ہو گیا ہے کہ اب اس کے لئے اس علاقے پر قابض رہنا ممکن نہیں رہا ہے؟ کہنے کو بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ ان میں سے ایک بات بھی صحیح نہیں ہے۔ برطانیہ کے رویہ میں اگر نرمی کے کوئی آثار ہیں تو اس کی وجہ نہ مصریوں کے قومی مطالبات کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ ہے اور نہ اس میں حالات سے مجبور ہونے کا کوئی دخل ہے۔ جو چیز اس تمام صورت حال کا موجب بنی ہے وہ یہ ہے کہ ایک نہ شد دو شد۔ برطانیہ شمالی افریقہ کے مسلم علاقے میں ایک اور فوجی Base بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے جو علاقہ سویز کے فوجی اڈوں سے کہیں زیادہ بڑھ کر مضبوط ہوگی۔ اور جہاں سے آئندہ ۲۰ سال تک کوئی نکالنے کا خیال تک بھی دل میں نہ لا سکیگا۔ ہماری مراد اس فوجی معاہدے سے ہے جو برطانیہ نے اپنے فوجی اور سیاسی تفوق کی بنا پر حال ہی میں لیبیا کی نوزائیدہ اور کمزور مسلم مملکت سے کیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت برطانیہ لیبیا کی اقتصادی ترقی کے لئے ۵ سال تک ۲۶ لاکھ ڈالر سالانہ اور بجٹ کو متوازن رکھنے کے لئے ۷۷ لاکھ ڈالر سالانہ ادا کرے گا۔ اس کے عوض برطانیہ کو کیا ملے گا؟ یہی کہ آئندہ ۲۰ سال تک اس کی فوجیں بلا کھٹکے لیبیا کی سرزمین میں دندناتی رہیں گی۔ وہ اس علاقے کو ایک نہایت اہم فوجی Base کے طور پر استعمال کر سکے گا۔ ایک ایسی Base کے طور پر جس کے آگے سویز کی Base بھی کوئی حقیقت نہ رکھے گی۔ اس نئی Base کے کھل جانے سے بحیرۂ روم کے مشرقی علاقے میں برطانیہ کا تسلط اور زیادہ مضبوط ہو جائیگا اس صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مشہور امریکی ہفت روزہ لکھتا ہے

"چیلنج کا بہترین جواب"

"بحیرہ روم میں برطانیہ اپنے جن فوجی اڈوں پر بھروسہ کرسکتا ہے۔ ان میں مالٹا عراق، اردن اور قبرص شامل ہیں۔ جب انگریزوں کو یہ فکر لاحق ہوئی۔ کہ مصری انہیں علاقہ سویز سے بیک بینی و دوگوش نکال باہر کریں گے۔ تو پہلے تو انہوں نے قبرص کے فوجی ٹھکانوں کو وسیع کرنا چاہا۔ لیکن وہاں بندرگاہوں کی کمی اور اہل قبرص کی مخالفت کے پیش نظر انہوں نے اس خیال کو ترک کر دیا۔ اس کا بدل بالآخر معاہدہ لیبیا کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور واقعی انخلاء سویز کی دھمکی کا یہی بہترین جواب ہوسکتا تھا۔"

(ویکلی نیوز میگزین "ٹائم" مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۵۳ء)

الغرض مصر کے ساتھ معاہدہ کرنے میں برطانیہ کے رویہ میں جو خفیف سی تبدیلی رونما ہوئی ہے، وہ فی نفسہ مستحسن ہونے کے باوجود قابل قدر نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی تہ میں وہی آمرانہ جذبہ کام کر رہا ہے۔ اسکی ۸۰ ہزار فوج مصر کے اندر نہ سہی، مصر کی مغربی سرحد پر یعنی لیبیا میں موجود رہے گی۔ اور یہ سارا علاقہ اس کے زیرنگیں رہنے پر بدستور مجبور رہے گا۔ ظاہر ہے مشرق وسطی کے بارے میں انگریزوں کی یہ پالیسی ہرگز دوراندیشی اور مصلحت کوشی پر مبنی نہیں ہے۔ تمام مشرق وسطی میں قومی تحریک آج کل جس نہج پر چل رہی ہے۔ اس کے باوجود برطانیہ کا اپنی آمرانہ پالیسی پر اڑے رہنا ہرگز اچھے نتائج پیدا نہیں کرسکتا۔ اس میں شک نہیں کہ سویز کا علاقہ دفاع کے اعتبار سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اور فوجی نقطہ نگاہ سے اس علاقے کا ہر دم لیس رہنا ازبس ضروری ہے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ اگر مغربی طاقتوں کو مصر کا تعاون اور اسکی دوستی حاصل نہ ہو تو برطانیہ کے فوجی اقتدار کے باوجود یہ علاقہ ان کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اگر فی الواقعہ مغربی طاقتیں اس علاقے کی دفاعی اہمیت سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہیں۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ پہلے مصریوں میں اعتماد بحال کرکے ان کا تعاون حاصل کریں۔ موجودہ حالات میں علاقہ سویز پر قبضہ برقرار رکھنا اتنا اہم نہیں ہے۔ جتنا کہ مصر کی قومی امنگوں کا احترام کرتے ہوئے ان کا اعتماد اور تعاون حاصل کرنا ضروری ہے۔ اگر قبضہ برقرار رہا۔ اور مصریوں میں بداعتمادی بڑھتی گئی۔ تو قبضہ برقرار رکھنے کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ اور بالآخر مغربی طاقتوں کو پچھتانا پڑے گا۔

مصر میں قومی تحریک کا عروج

آج کل علاقہ سویز کو خالی کرانے کے متعلق مصر میں قومی تحریک جس عروج پر پہنچی ہوئی ہے پچھلے دنوں اس سے امریکہ کے ایڈلائے سٹیونسن بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ انہوں نے مصر کا کونہ کونہ چھان مارا۔ جنرل نجیب سے لے کر راہ چلتے عامی تک سے انہوں نے بات کی اور دیکھا۔ کہ ہر زبان پر ایک ہی لفظ ہے یعنی سویز! سویز! سویز! وہ اس صورت حال سے اس درجہ متاثر ہوئے۔ کہ بالآخر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ اگر برطانیہ نے سمجھوتے کے اس آخری موقعہ سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو پھر مصر میں جنرل نجیب کی نسبتاً زیادہ آزاد خیال اور متحمل مزاج حکومت کا برقرار رہنا مشکل ہے۔ وہاں انتہا پسند عناصر موقع کی تاک میں پر تولے کھڑے ہیں۔ کہ برطانیہ کی ضد اور ہٹ دھرمی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آن کی آن میں سارے ملک پر چھا جائیں۔ اور یک لخت ایسے حالات پیدا کر دیں۔ کہ جس کے نتیجے میں اس علاقے سے فائدہ اٹھانا مغربی طاقتوں کے بس میں نہ رہے۔ خود ایک برطانوی مبصر نے بھی اسی خیال کا اظہار کرتے ہوئے حکومت برطانیہ کو ان الفاظ میں خبردار کیا ہے۔

"یاد رکھنا چاہیئے، کہ موجودہ حالات میں جبکہ مصریوں کے جذبات کو باسانی بھڑکایا جاسکتا ہے۔ ایسی شرائط کی ہم کسی اور حکومت سے توقع نہیں کر سکتے۔ اگر یہ موقع گنوا دیا گیا۔ تو مصر میں اس کا رد عمل نہایت شدید ہوگا۔ جنرل نجیب کو کم از کم اس حد تک قومی امنگیں پوری کرنے کی اجازت نہ دینا سمجھوتے کے آخری امکان کو خود اپنے ہی ہاتھوں ختم کر دینے کے مترادف ہے اس کے بعد اگر ہم ہوش میں آئے بھی تو وہ ہوش میں آنا کس کام کا؟"

(دی یو سٹیٹسمین اینڈ نیشن لندن یکم اگست ۱۹۵۳ء)

پس بے شک آج برطانیہ سمجھوتے کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ لیکن سمجھوتے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ مشرق وسطی میں سیلاب کی طرح بڑھتی ہوئی قومی تحریک کے پیش نظر اپنی روش میں نمایاں تبدیلی کرے۔ اگر اس نے ایڈلائے سٹیونسن اور دیگر بین الاقوامی مدبرین کے بروقت انتباہ کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنی آمرانہ روش برقرار رکھی۔ تو پھر سمجھوتے پر راضی ہو جانے کے باوجود حالات بد سے بدتر ہو جائیں گے۔ اور اس کے لئے کف افسوس ملنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا۔ (مسعود احمد)

پتہ مطلوب ہے

حوالدار شفیق احمد جو ایمونیشن ڈپو نوشہرہ سے جولائی ۱۹۵۳ء میں ریلیز ہوئے تھے۔ کے اصل پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو مجھے مطلع فرمائیں۔ احمد جان کیپٹن آفیسر ایمونیشن ڈپو نوشہرہ۔ سرحد۔

دعائے مغفرت

میری والدہ کرم بی بی صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں مورخہ ۳۰ اگست بروز اتوار چند روز بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ خاکسار بشیر احمد حاجی پورہ

معاندین کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام

شفقت علیٰ خلق اللہ کا لطیف مادہ

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے قلوب میں شفقت علیٰ خلق اللہ کا ایک لطیف مادہ ودیعت کیا ہے۔ جس کے ماتحت ہر شخص اپنے بزرگوں اور عزیزوں سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آتا۔ اور ان کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔ لیکن اس دوستی اور محبت کے تعلق کے علاوہ انسان کا ایک تعلق دشمن سے بھی ہوتا ہے۔ اور یہی تعلق ایسا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے اندر کہاں تک شفقت علیٰ خلق اللہ کا مادہ رکھتا ہے۔ اور چونکہ مذہب تعلق باللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی تکمیل کے لئے ہی اختیار کیا جاتا ہے۔ اس لئے در حقیقت وہی مذہب تمام دنیا کی اصلاح کے قابل سمجھا جا سکتا ہے۔ جو دشمنوں کے متعلق بھی ایسی تعلیم دے۔ جو شفقت اور محبت سے لبریز ہو۔ اور جس میں شر اور فساد کا کوئی پہلو نہ ہو۔ اس اصل کے ماتحت اگر اسلامی تعلیم پر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خصوص میں اسلام ہی تمام مذاہب عالم پر فوقیت رکھتا ہے۔

دینی اور دنیوی عداوت

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام دشمنی اور عداوت کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ایک دینی اور ایک دنیاوی۔ دینی عداوت سے مراد وہ دشمنی ہے۔ جس کا باعث مذہبی اختلاف ہو۔ اور دنیوی عداوت سے مراد وہ دشمنی ہے۔ جس کا باعث کوئی دنیاوی جھگڑا ہو۔ عداوتوں کے اس اختلاف کی وجہ سے اسلام نے احکام بھی مختلف دیئے ہیں۔

وہ عداوت جس کا باعث کوئی دنیاوی جھگڑا ہو۔ اسلام نے اسے دو قسموں میں منقسم کیا ہے۔ ایک وہ جس کا تعلق دل کے ساتھ ہے۔ اور ایک وہ جس کا تعلق اعمال کے ساتھ ہے۔ جس عداوت کا تعلق قلب کے ساتھ ہے۔ اس کے متعلق اسلام یہ حکم دیتا ہے۔ کہ تم ہرگز کسی شخص کا بغض اپنے دل میں مت رکھو۔ حتی کہ اگر کسی سے جھگڑا ہو جائے۔ تو اس سے قطع کلامی نہ کرو۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین دن سے زیادہ کسی شخص سے کلام ترک کرنا منع ہے اسی طرح فرمایا۔ جو شخص کسی سے جھگڑا ہو جانے پر سب سے پہلے اس سے صلح کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے رحم کا بہت زیادہ مستحق ہوتا ہے۔ غرض قلبی عداوت سے اسلام قطعی طور پر روکتا ہے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ وہ خطرناک فساد ہوتے ہیں۔ جو نسلاً بعد نسل چلے جاتے ہیں۔

وہ عداوت جو اعمال سے تعلق رکھتی ہے۔ یعنی ذہنی اور خیالی عداوت نہ ہو۔ بلکہ عملی طور پر بھی ہو۔ اس کے متعلق اسلام کہتا ہے کہ:۔

(۱) دل میں بغض تو ایسے شخص کے متعلق بھی نہ رکھو۔ کیونکہ کینہ رکھنا بہرحال ممنوع ہے۔

(۲) ہاں اگر دشمن کی عملی شرارت کا بدلہ لو۔ تو اس کے متعلق دو حکم ہیں:۔

الف۔ اگر عفو کا موقعہ ہو۔ تو معاف کر دو۔

(ب) اگر سزا دو۔ تو اسی قدر جتنا قصور ہو۔ یہ امر جزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره علی اللہ۔ میں بیان کیا گیا ہے۔

عفو کی وجہ اللہ تعالیٰ نے ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینه عداوة کانه ولی حمیم۔ میں یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ کہ اگر ان کے قصور سے درگزر کیا جائے۔ تو وہ اپنے کئے پر سخت پشیمان ہوتی ہیں۔ اور بجائے دشمن کے دوست بن جاتی ہیں۔ یہ تعلیم جوہر لحاظ سے کامل ہے۔ کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ غور کرنے کے بعد دنیا میں تین قسم کے مذہب نکلیں گے۔ اول وہ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ تو بدی کے مقابلہ میں بدی کر۔ دوسرے وہ جو یہ کہتے ہیں، کہ تو بدی کے مقابلہ میں نیکی کر۔ سوم وہ جو بلا کسی شرط کے کہتے ہیں، کہ تو معاف کر۔ اور یہ بھی کہ تو سزا دے۔ لیکن اسلام یہ بتاتا ہے۔ کہ تم موقعہ و محل دیکھو۔ اور اس کے مطابق جو مفید ہو۔ وہ کرو۔ چاہے تو سزا دو۔ اور چاہے تو معاف کر دو۔

مذہبی اختلاف اور مذہبی عداوت میں فرق

اس کے بعد مذہبی عداوتوں کا سوال آتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام مذہبی اختلاف اور مذہبی عداوت کو دو الگ الگ چیزیں قرار دیتا ہے۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم نہیں دیتا۔ کہ جن لوگوں سے تمہیں مذہباً اختلاف ہو۔ ان کو اپنا دشمن سمجھو۔ بلکہ اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ کہ تم تمام مذاہب کے پیرووں سے نیکی اور بھلائی کا سلوک کرو۔ یہ ارشاد ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ میں دیا گیا ہے۔ کہ تم تمام بنی نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آؤ۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ ان سے نیکی کرو۔ جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ تم مخلوق الہٰی سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ جیسا کہ ماں اپنے بچہ سے سلوک کرتی ہے۔ کیونکہ احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے۔ لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرے۔ وہ کبھی خود نمائی نہیں کرسکتا۔ پس آخری درجہ حسن سلوک کا یہ ہے۔ کہ سب انسانوں سے رشتہ داروں کی سی الفت ہو۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

بلاوجہ اور بے بنیاد مخالفت!

(منقول از روزنامہ جنگ کراچی ۱۷ ستمبر ۱۹۵۳ء)

...محمد علی نے وزیر اعظم مقرر ہونے کے چند ہی روز بعد یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں یہ تجویز پیش کی جائے گی۔ کہ پاکستان برطانیہ کی ڈومینین نہ رہے۔ بلکہ اسے ہندوستان کی طرح آزاد جمہوریہ قرار دیا جائے۔ اس خیال پر ملک کے ہر حصے سے تحسین کی آوازیں بلند ہوئیں اور خاتون پاکستان مس فاطمہ جناح نے اس کو اس قدر پسند کیا کہ وہ اب تک اپنے متعدد بیانات میں اس کی تائید ہی نہیں بلکہ تاکید کر چکی ہیں کہ ایسی قرار داد ضرور منظور کی جائے۔

اس کے بعد وزیر اعظم نے پاکستان کی دستور سازی کی پوری داستان سنی اور جب انہیں معلوم ہوا کہ۔ بی پی سی کی بعض تجاویز پر اتفاق آراء کی ابھی کوئی صورت نہیں تو ...... انہوں نے ایک عمل پسند مدبر کی حیثیت سے یہ فیصلہ کیا کہ اگر چند باتوں پر فی الحال اتفاق نہیں ہو سکتا۔ تو محض اس وجہ سے پورے دستور کی تجویز غیر معین وقت تک معطل رکھنا ہرگز مناسب نہیں، اس لئے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں دستور کا متفق علیہ حصہ پیش کر کے منظور کرا لینا چاہیئے۔ یہ تجویز بھی عام طور پر پسند کی گئی۔ اور اگر کسی حلقے کی طرف سے اس پر شبہ بھی ظاہر کیا گیا تو وزیر اعظم نے صاف لفظوں میں یہ اعلان کر دیا۔ کہ مضطرب ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اسمبلی کا منظور کرنا تو درکنار۔ ہم ایسی کوئی تجویز اسمبلی میں پیش ہی نہ کریں گے۔ جس پر قوم کو فی الجملہ اتفاق نہ ہو۔ اس کے بعد مخالفت ختم ہو جانی چاہیئے تھی۔ لیکن بعض لوگوں نے محض اپنی حماقت سے اور بعض نے صوبہ پرستانہ جذبات سے متاثر ہو کر اس کی مخالفت جاری رکھی۔ لیکن مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ وہ ایک ایسی چیز کی مخالفت کر رہے ہیں جس کے متعلق وہ بالکل نہیں جانتے کہ وہ کیا ہے بلاشبہ کسی معاملے کی حقیقت کو معلوم کئے بغیر واویلا مچا دینا۔ ہماری قوم کی عادت میں داخل ہو چکا ہے۔ لیکن جن لوگوں کو عقل و فکر کا دعویٰ ہے۔ اور جو رائے عامہ کی رہبری کا ادعا فرماتے رہتے ہیں۔ انہیں تو ایسا رویہ ہرگز اختیار نہ کرنا چاہیئے تھا۔ میں نے بعض ایسے غوغائیوں سے پوچھا۔ کہ محمد علی کے مجوزہ دستور کی کونسی دفعہ آپ کے نزدیک دین و وطن کی مصلحتوں کے خلاف ہے۔ تو انہوں نے فوراً اعتراف کیا۔ کہ مجوزہ دستور تو ہمارے سامنے آیا ہی نہیں۔ تو پھر ہم اس کی کسی دفعہ کے متعلق کیا رائے دے سکتے ہیں۔ جب عرض کیا گیا۔ تو پھر آپ مخالفت کس بات کی کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے بغلیں جھانکنا شروع کر دیں اور بے بنیاد باتیں کرنے لگے۔ مثلاً۔ یہ عبوری دستور محض" اسلامی دستور کی تحریک کو نقصان پہنچانے کے لئے نافذ کرایا جا رہا ہے۔ اور ہم اسلامی دستور چاہتے ہیں۔ حالانکہ محمد علی نے اسلامی دستور کی مخالفت کا نام بھی نہیں لیا۔ اور جب یہ کہہ دیا کہ جس چیز سے اہل وطن کو اتفاق نہ ہو گا۔ وہ دستور میں ہرگز نہ شامل کی جائے گی۔ تو ضروری ہے کہ مجوزہ دستور کی اشاعت کا انتظار کیا جائے۔ اور جب وہ سامنے آجائے تو اس کے۔ حسن و قبح پر بحث کی جائے۔ آب ندیدہ موزہ کشیدم کا کیا مطلب ہے؟۔ آزاد قومیں بے صبرے پن کا اظہار نہیں کیا کرتیں۔ بلکہ اپنے مسائل پر ہمیشہ ٹھنڈے دل سے غور کرتی ہیں بے بنیاد اور بلاوجہ مخالفت کا شور مچانے سے قوم کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ قوت ضائع ہوتی ہے۔ اور نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا آخر اس لا یعنی فضولی سے کیا حاصل۔

(نذیر حسین فاروقی کراچی)

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ بنت حضرت حکیم اخوند محمد رمضان صاحب مرحوم مورخہ ۸ تبوک ۱۳۳۲ھ بروز منگل پانچ بجے صبح بعمر ۶۸ برس اپنے حقیقی مالک سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ اپنے والد صاحب رجو بفضلہ تعالیٰ سندھ کے پہلے احمدی اور صحابی تھے۔ اور غالباً ۱۸۹۵ء، ۹۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا) کی تبلیغ سے احمدی ہوئی تھی۔

مرحومہ بہت دعائیں کرنے والی پابند صوم و صلوٰۃ تہجد گزار تھی۔ فرمایا کرتی تھی میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے سوائے شرعی عذر کے کبھی روزہ نہیں چھوڑا فرضی روزہ کے علاوہ نفلی بھی بہت رکھتی تھی بفضلہ تعالیٰ اس کی بینائی سالم تھی قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرتی تھی اور کثرت سے درود پڑھتی تھی۔ باوجود اس کے کہ میرے والد صاحب غیر احمدی ہیں

۴ پھر بھی وہ احمدیت پر قائم رہی۔ اور ان ہی کی دعاؤں کی وجہ اس عاجز نے ۱۹۳۲ء میں بیعت کی۔ اس کو اتنی خوشی ہوئی جس کی انتہا نہ تھی۔ پھر بفضلہ تعالیٰ ہمارے بھائی اور رشتہ دار احمدیت میں داخل ہوئے۔ چونکہ نماز جنازہ میں بہت تھوڑے احمدی تھے اس لئے بزرگان سلسلہ اور دوستوں کی خدمت میں مرحومہ مغفورہ کی بلندی درجات کے لئے۔ عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہوں۔ (خاکسار حکیم محمد موسیٰ ... کمال ڈیرہ سندھ)

وکلاء اور ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں ضروری یاددہانی

مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں طے پایا تھا کہ چندہ مسجد امریکہ کے لئے۔

وکلاء ڈاکٹر پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں۔ اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ وہ چندہ مساجد میں ادا کر دیا کریں علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

وکلاء ڈاکٹر صاحبان اور دیگر پیشہ ور احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس شرح کے مطابق خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے رقوم ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

بیرونی ممالک کے اخراجات اور تحریک جدید

ترین وقت باقی ہے۔

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ دفتر اول سے بیرونی ممالک میں جو مبلغ جماعت احمدیہ کی طرف سے فریضۂ تبلیغ اسلام ادا کر رہے ہیں۔ ان کے اخراجات فورا کے ولٹریچر وغیرہ اور سال رواں کی پہلی ششماہی کے اخراجات بھجوانا ہے۔ مگر دفتر اول کی وصولی اس قدر کم ہے۔ کہ اخراجات بھجوانے میں دقت ہو رہی ہے۔ اس لئے احباب کرام کی توجہ کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اس ماہ میں کم سے کم دفتر اول کی ادائیگی ساٹھ فی صدی سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ اور اسی طرح دفتر دوم کی ادائیگی ہونا ضروری ہے۔

جو لوگ وعدے کے پورا کرنے میں۔ اس خیال سے کہ اس سال کے آخر میں ادا کر دیں گے وقت غفلت میں گذار دیتے ہیں۔ اور پھر وہ سال کا آخر آنے پر بعض وقت محروم رہ جاتے ہیں۔ اگر وہ اس خیال کو ترک کر دیں اور وعدہ کو جلد سے جلد ادا کرنے کا تہیہ کریں۔ تو وہ جلد ادا کر لیں۔ اس غرض کے لئے وکیل المال تحریک جدید جن دوستوں کا وعدہ ادا نہیں ہوا اور نہ انہوں نے ادا کرنے کے لئے کوئی مہینہ معین کیا ہے۔ اور نہ ہی ان کی طرف سے باوجود کئی بار توجہ دلانے کے جواب آیا ہے۔ ایک چٹھی کے ذریعہ پھر بیدار کر رہا ہے۔ تحریک جدید کے ہر مجاہد کو ماہ ستمبر میں اس سال کا وعدہ ادا کر دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ وکیل المال تحریک جدید

معاندین کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام (بقیہ صفحہ ۴)

لیکن اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے۔ کہ جو لوگ دین کے معاملہ میں جبر سے کام لیتے ہیں اور اپنے عقیدہ کے خلاف کوئی اور عقیدہ نہیں سن سکتے ان سے بالکل قطع تعلق رکھو۔ کیونکہ یہ غیرت کے خلاف ہے۔ کہ ایک شخص تمہارے دین کو تلوار سے مٹانا چاہے۔ اور خدا اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کو گالیاں دے۔ اور تم اس سے دوستی رکھو۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"لا ینھٰکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم۔ ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللّٰہ یحب المقسطین انما ینھٰکم اللّٰہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولٰئک ھم الظٰلمون ؕ (الممتحنۃ)

یہ تعلیم جو اسلام نے دی۔ غیرت کو زندہ رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جو شخص دین کے معاملہ میں لڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور اپنے عقیدہ کے خلاف عقیدہ سن کر آگ بگولا ہو جاتا ہے۔ وہ انسانیت کی معمولی شرائط کو بھی پورا نہیں کر سکتا۔ وہ کب اس لائق ہے۔ کہ اس کے ساتھ دوستی رکھی جائے۔ غرض اسلام نے افراط اور تفریط دونوں راہیں چھوڑ کر درمیانی راہ اختیار کی ہے۔ ایک طرف محبت کو قائم کیا ہے۔ تو دوسری طرف غیرت کو زندہ رکھا ہے۔ تا اسلام کا پیرو کسی ایک طرف نہ جھک جائے۔ مگر ایسے دشمنوں کے متعلق بھی اسلام یہ کہتا ہے۔ کہ تم انہیں دعوت اور دعا سے محروم نہ رکھو۔ اور چاہیئے۔ کہ تم ان کے اعمال کے دشمن ہو۔ اور ان کی ذات سے محبت رکھو۔ یعنی تم بد انسان کے خیر خواہ ہو۔ اور بدی کے دشمن ہو۔ اور کوشش کرو۔ کہ وہ ہدایت پا جائیں۔

چندہ جات کی رقمیں ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے۔ کہ "ہر ماہ کا چندہ بیس تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے" مگر بعض جماعتیں اس ہدایت کی طرف کماحقہ توجہ نہیں فرماتیں

لہذا

بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں۔ اور تمام رقوم مرکزی ہر ماہ کی بیس ۲۰ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

اخبار المصلح کراچی میں کئی بار یہ اعلان شائع کر دیا جا چکا ہے۔ کہ مسجد مبارک کی تکمیل کے لئے ابھی بیس ۲۰ اکیس ۲۱ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ ابھی تک جماعتوں نے اس طرف کماحقہ توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے عہدہ داران جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے جلد تر مناسب کارروائی فرمائیں۔

ایسے دوست جنہوں نے اس سے قبل مسجد مبارک کے چندہ کی ادائیگی میں حصہ نہیں لیا۔ ان کے لئے بھی یہ ایک ثواب کا موقع ہے۔ کہ وہ حتی المقدور اس تحریک میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کریں۔

مکرم امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اس چندہ کے ادا کرنے کی تحریک فرمائیں اور دوستوں سے نقد یا وعدوں کی فہرستیں لے کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ جو رقم وصول ہو وہ معہ چندہ مسجد مبارک ربوہ کے حساب میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

دنیا کے عظیم سیاستدان امریکہ کی جنگجویانہ سرگرمیوں سے نالاں ہیں

امریکہ مستقل امن پسندی کا ثبوت مہیا کرے۔ ایڈلائی اسٹیونسن کا بیان

شکاگو ۱۶ ستمبر۔ امریکی صدارت کے انتخاب میں ڈیموکریٹک پارٹی کے شکست خوردہ امیدوار مسٹر ایڈلائی اسٹیونسن نے یہاں ریڈیو ٹیلی ویژن پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسلحہ کی تخفیف کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے مزید کوشش ہونی چاہیئے۔ نیز روس اور دنیا کے دیگر ممالک کو امریکی مستقل امن پسندی کا یقین دلایا جائے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ تمام بین الاقوامی متنازعہ مسائل مذاکرات کے ذریعہ طے ہوں۔ مشاورت کے دروازہ کا نام باب الصلح ہے۔ اور یہ ظاہر نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ امریکہ باب مشاورت میں داخل ہونے سے گریز کرتا ہے۔ آپ نے اپنے حالیہ ۶ ۲ ملکوں کے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس دورہ میں وہ بہت سے سیاسی رہنماؤں سے ملے ہیں۔ اور سب نے اعتدال پسندی کا مشورہ دیا۔ آپ نے کہا۔ کہ امریکہ کو سرد جنگ میں کامیاب ہونا چاہیئے۔ لیکن "تاہم ابھی تنہا آگے بڑھنے یا تن آسان بننے کا وقت نہیں آیا۔ بین الاقوامی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ ماحول امید افزا ہے۔ لیکن امریکہ میں نئے پرورش پانے والے سیاسی رجحانات کو دیکھ کر ہر جگہ یہ خیال کیا جانے لگا ہے۔ کہ یہاں "میکارتھی ازم" کا دور دورہ ہے۔ اور اب یہ لفظ عالمگیر شہرت حاصل کر گیا ہے۔

پتھر کے کوئلہ اور کوک کی قیمتوں میں کمی کر دی گئی

کراچی ۱۶ ستمبر۔ حکومت نے ۱۷ ستمبر سے صنعتی استعمال اور عام صارفین کے لئے پتھر کے کوئلہ اور کوک کی نئی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ انڈین منتخب اے گریڈ جنوبی افریقہ اور چین کا اسٹیم کول مغربی پاکستان میں ۵۰ روپے چار آنے ٹن ملے گا۔ جبکہ پہلے اس کا بھاؤ ۶۷ روپے ۱۵ آنے تھا۔ سافٹ کوک کی قیمتیں بھی کم کر دی گئی ہیں۔ تفصیلات ریجنل کول کنٹرولر لاہور اور کول کمشنر کراچی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

مشرقی پنجاب کے نئے دار الحکومت کا افتتاح

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ مشرقی پنجاب کے نئے دار الحکومت چنڈی گڑھ کا افتتاح صدر جمہوریہ بھارت ڈاکٹر راجندر پرشاد اکتوبر کے اوائل میں کریں گے۔ ایک فرانسیسی ماہر تعمیر لیکور بوسیر اور تعمیرات کے بین الاقوامی ماہرین کی ایک جماعت نے اسے تیار کیا ہے۔ شملہ کی جگہ اب چنڈی گڑھ میں سرکاری دفاتر منتقل ہو جائیں گے۔

پنڈت نہرو کے دوسرے خط کا جواب

پوری پاک کابینہ کے غور کے بعد بھیجا جائیگا

بمبئی ۱۶ ستمبر۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا بمبئی کے نمائندے مقیم کراچی سے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کہا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے دوسرے خط کا جواب اگلے ہفتے دیا جائیگا۔ وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں ۲۰ ستمبر سے پہلے کراچی پہنچ جائیں گے اور کابینہ کے تمام ارکان کی موجودگی میں پنڈت جی کے خط پر غور کر کے اس کا جواب دیا جائے گا۔ ادھر گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے دورہ سرحد سے واپس آنے کے بعد مسٹر محمد علی سے بھارت و پاکستان کے تعلقات خاص طور پر مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں بات چیت کی۔

کراچی ۱۶ ستمبر وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی نے کل یہاں لاء کالج یونین کا افتتاح کرتے ہوئے قانون کا مطالعہ کرنے والے طلباء کو سیاست میں دلچسپی لینے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ قانون دان ملک کو چلانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں انہوں نے کہا۔ کہ ملک میں جمہوری اداروں کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ رائے عامہ کی اصلاح کی جائے۔ اس وقت رائے عامہ "جذباتی اور بیہودہ" ہے کالج کے پرنسپل مسٹر حسن علی عبد الرحمن اور یونین کے نائب صدر قاضی [illegible]

صدر برازیل کی جانب سے گورنر جنرل کا شکریہ

ہز ایکسی لنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان نے برازیل کے یوم استقلال پر صدر برازیل کو تہنیتی پیغام بھیجا تھا۔ جس کا حسب ذیل جواب موصول ہوا ہے۔ "یور ایکسی لنسی نے برازیل کے یوم استقلال پر جو محبت آمیز پیغام ارسال کیا تھا۔ میں اس کے لئے اپنی اور عوام برازیل کی جانب سے پرخلوص شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز آپ کے ملک کی مسرت وخوشحالی اور آپ کی ذاتی شادمانی کے لئے دعا کرتا ہوں"۔

عبد اللہ کو میں نے کوئی مشورہ نہیں دیا

نئی دہلی۔ ۱۶ ستمبر۔ امریکہ کے مسٹر ایڈلائی اسٹیونسن نے امریکی سفیر مقیم دہلی کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جسے انہوں نے وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہر لال نہرو کو بھی دکھا دیا ہے۔ اس میں کہا ہے۔ کہ میں نے شیخ عبد اللہ سے گفتگو کے دوران میں کسی خیال کا اظہار نہیں کیا تھا۔ نہ میرے ذہن میں کوئی خیال موجود تھا۔ اس لئے کہ میں نے پہلی بار کشمیر کے متعلق گفتگو کی تھی۔ میں نے گفتگو کے سارے نوٹ حکومت امریکہ کو بھیج دیئے ہیں۔ مگر مجھے اتنا یاد ہے۔ کہ شیخ عبد اللہ بار بار بھارت کی حمایت اور جانبداری کر رہے تھے۔ اور دوران گفتگو میں بالکل اتفاقاً انہوں نے کشمیر کے آزاد ہونے کو بھی ایک تجویز کے طور پر پیش کیا تھا۔ میں عبد اللہ کی کسی بھی طرح کشمیر کو آزاد ہونے کے معاملہ میں ہمت افزائی نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے کہ یہ تجویز میرے خیال میں بالکل غیر حقیقت پسندانہ ہے۔ میں نے توان سے سب کچھ سنا۔ مگر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ اور اس وقت یہ سوچ کر حیرت کرتا رہا۔ کہ اقوام متحدہ کی استصواب کی تجویز کیوں زیادہ آگے نہ بڑھ سکی۔

مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر مشین گنوں سے اندھا دھند فائرنگ

لاشیں اٹھانے کے لئے شہر آنے والے تمام راستے بند کر دئے گئے

نئی دہلی ۱۶ ستمبر ۔ ذمہ دار ذرائع سے جو اطلاعات یہاں موصول ہوئی ہیں ۔ ان کے مطابق اس ماہ کے شروع میں صوفیان اور کولگام کے مقامات پر بخشی غلام کے خلاف مظاہرہ کرنے والے مسلمانوں پر گولیاں برسائی گئیں ۔ ان اطلاعات میں کہا گیا ہے ۔ کہ اس فائرنگ سے لاتعداد افراد ہلاک اور زخمی ہوئے ۔ گولیاں میں فائرنگ انتہائی پیمانہ تھی ۔ کہا جاتا ہے ۔ کہ شیخ عبداللہ کی برطرفی اور گرفتاری کے بعد سے اتنی خوفناک فائرنگ کبھی نہ ہوئی تھی اطلاعات میں کہا گیا ہے ۔ کہ مظاہرین پر مشین گنوں سے گولیاں برسائی گئیں ۔

یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فائرنگ کے کئی دن بعد تک شہر کو جانے والی دو سڑکیں بند کر دی گئیں اور جب کئی دنوں کے بعد لاشیں سمیٹی جا چکیں تو اس کے بعد عام ٹریفک کھول دیا گیا ۔ ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے ۔ کہ تحصیل راجپورہ میں رئیس خواجہ غلام حسین ڈار کے مکان پر مسلح پولیس نے پردہ نشین عورتوں کی بے عزتی بھی کی ایک اور اطلاع کے مطابق ڈارہولا میں مسلح پولیس جوتوں سمیت ایک مسجد میں گھس گئی ۔ جہاں ایک احتجاجی جلسہ ہو رہا تھا ۔ یہاں مسلمانوں کو زدوکوب کیا گیا ۔ اور مسجد کی عمارت کے کچھ حصے گرا دیئے گئے بتایا گیا ہے ۔ کہ گجروں کو پولیس کے ہاتھوں زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے ۔

مرکزی حکومت سندھ کو علی الحساب کروڑ روپیہ

کراچی کے معاوضہ کی مد میں ادا کر چکی ہے

کراچی ۱۶ ستمبر ۔ سندھ اسمبلی میں سوالوں کے وقفے کے دوران وزیر خزانہ قاضی محمد اکبر نے بتایا ۔ کہ کراچی کی علیحدگی کا معاوضہ طے کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے ۔ اس نے اپنا کام ختم نہیں کیا ہے ۔ کمیٹی میں سندھ کے تین نمائندے شامل ہیں ۔ جس سے جلد از جلد اپنا کام ختم کرنے کے لئے کہا گیا ہے ۔ کمیٹی یہ اصول ابھی طے بھی نہیں کر سکی ہے ۔ کہ حکومت سندھ کے اثاثوں کی قیمت مرکز کس طرح ادا کرے گا ۔ مرکز نے اب تک سندھ کو علی الحساب دو کروڑ روپے ادا کئے ہیں ۔

ریزر بلیڈ کی زیادہ سے زیادہ قیمت مقرر کر دی گئی !

زائد دام وصول کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے گی

کراچی ۱۶ ستمبر ۔ ڈائرکٹر سول سپلائیز نے اعلان کیا ہے ۔ کہ چند لوگوں نے بعض اہم اشیاء مثلاً بلیڈوں کی قیمت بڑھا دی ہے ۔ حالانکہ ان کا کافی اسٹاک موجود ہے ۔ کافی نیا مال بھی آیا ہے ۔ اور آنے والا ہے ۔ اگر ضرورت پڑی تو ان کے لئے درآمدی لائسنس بھی دیئے جائیں گے ریزر بلیڈوں کی نئی قیمتیں مقرر کرتے ہوئے ڈائرکٹر سول سپلائیز نے کہا ۔ کہ ان کی خلاف ورزی کی سخت سزا دی جائے گی ۔ سیون او کلاک بلیڈ تھوک سو چھ روپے فی دس پیکٹ خوردہ ساڑھے گیارہ آنے پیکٹ ۔ نیسٹ تھوک میں پونے چھ روپے فی دس پیکٹ خوردہ میں ساڑھے دس آنے پیکٹ ۔ بلو جیلیٹ اور تھن جیلیٹ تھوک میں ۱۲ روپے ۵ آنے فی دس پیکٹ اور خوردہ میں ایک روپیہ ساڑھے چھ آنے فی پیکٹ ۔ کراؤن اینڈ سورڈ تھوک تین روپے دو آنے فی سو ۔ خوردہ چھ آنے پیکٹ ۔ پاناما بلیڈ چار روپے چھ آنے فی سو خوردہ آٹھ آنے پیکٹ ۔ پنکتل تھوک ساڑھے چار روپے فی سو خوردہ آٹھ آنے پیکٹ ۔ ڈاکو گڈ ریزر دو ایگر جرمن بلیڈ تھوک میں پونے چار روپے فی سو اور خوردہ سات آنے پیکٹ ۔ پام اسپو شیونگ کریم کی تھوک قیمت ساڑھے تیرہ روپے درجن ۔ اور فی ٹیوب ایک روپیہ ۵ آنے خوردہ قیمت مقرر کی گئی ہے ۔ ایونگ ان پیرس شیونگ اسٹک کی تھوک قیمت ۱۵ روپے درجن اور خوردہ ایک روپیہ سات آنے مقرر کی گئی ہے ۔ میکلین (کلوروفل) ٹوتھ پیسٹ کی تھوک قیمت بارہ روپے درجن خوردہ ایک روپیہ ۲ آنے میکلین پیروکسائیڈ تھوک ساڑھے دس روپے درجن اور خوردہ ایک روپے ۔ میکلین (بڑا سائز) تھوک قیمت ۱۸ روپے درجن اور خوردہ ایک روپیہ دس آنے مقرر کی گئی ہے ۔

نیویارک ۱۶ ستمبر : پاکستان اقوام متحدہ کی نائب صدارت کے لئے کثرت رائے سے امریکہ برطانیہ ۔ فرانس ۔ روس ۔ چین ۔ میکسیکو اور اسرائیل کو منتخب کیا گیا ۔

سید عارف شاہ گیلانی نے نئے عہدہ کا چارج لے لیا

کراچی ۱۶ ستمبر ۔ عارف شاہ گیلانی ایم اے پی ۔ ایچ ۔ ڈی نے آج سندھ کے ڈائرکٹر آف انفارمیشن کے عہدہ کا چارج لے لیا ۔ آپ مردان کے ضلع ہزارہ کے رہنے والے ہیں ۔ اور ۲۳ سال سے سندھ میں قیام پذیر ہیں ۔ آپ تقسیم سے قبل انفنسٹن کالج بمبئی میں شعبہ فارسی ۔ اردو اور اسلامی ثقافت کے سربراہ تھے ۔ ۱۹۴۷ء سے اب تک گورنمنٹ کالج شکارپور کے پرنسپل تھے ۔ اس کے علاوہ آپ پاکستان کے انٹر یونیورسٹی بورڈ اور کراچی ریڈیو کی مشاورتی کمیٹی کے بھی ممبر ہیں ۔

تونس کے نمائندہ کا عزم دہلی

نئی دہلی ۱۶ ستمبر ۔ ایشیا میں تونس کے خاص نمائندے مسٹر سید سلیم برما اور انڈونیشیا کی حکومتوں سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد عنقریب ہی رنگون سے نئی دہلی آئیں گے ۔ توقع ہے کہ وہ نئی دہلی میں تونس کے دفتر کا چارج لیں گے وہ اپنے ملک کے حالات کے متعلق یہاں کے وزیروں اور سیاسی لیڈروں سے ملاقات کریں گے

مصر میں شاہ پسندوں کی سازش کا انکشاف قاہرہ میں ہنگامی حالت کا اعلان

بکتر بند گاڑیاں حرکت میں آ گئیں ۔ غداروں پر مقدمے چلانے کے لئے خاص عدالت

قاہرہ ۱۶ ر ستمبر ۔ میجر صالح سلیم نے چالیس ہزار افراد کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا کہ انقلابی لیڈروں کے ہاتھ ایک اہم دستاویز آ گئی ہے ۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصری غداروں کی غیر ملکی ملوکیت پسندی سے ساز باز ہے ۔ صالح سلیم کی تقریر کے دوران میں لوگوں نے غداروں کو موت کے گھاٹ اتار دو ۔ ملوکیت پسندوں اور ان کے ایجنٹوں کو موت کے گھاٹ اتار دو کے نعرے لگائے ۔ صالح سلیم نے بتایا کہ غدار موجودہ حکومت کو تباہ کرنے کے در پے ہیں ۔ اور بادشاہت کی بحالی چاہتے ہیں اس سلسلہ میں وہ طلبہ اور مزدوروں میں مخالفت کی حمایت کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں ۔ غداروں پر مقدمات چلانے کے لئے ایک ہنگامی ٹربیونل میں قومی غداروں کو سزا دینے کے لئے مقدمات کی سرسری سماعت ہو گی ۔ اور پولیس اور مصر کا فوجی اداروں سے مشکوک افراد کو نکال دیا جائے گا ۔ نائب وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر نے فوج اور عوام کو تلقین کی ۔ کہ مصر کو غداروں سے نجات دلوانے کے لئے متحد رہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ ملزموں کی پہلی فہرست بہت جلد شائع کر دی جائے گی ۔ کہا جاتا ہے ۔ کہ بعض مصریوں کے خلاف غیر ملکی ایجنٹوں سے رشوت لے کر نجیب کی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کے الزام میں مقدمہ چلے گا ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ حفظ ما تقدم کے طور پر سارے قاہرہ میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ۔ علاوہ امریکی اور برطانوی سفارت خانوں کی حفاظت کے لئے بکتر بند گاڑیاں کھڑی کر دی گئیں ۔ میجر صالح سلیم نے اپنی تقریر میں جس اہم دستاویز کا ذکر کیا ہے ۔ اس کی اب مزید تفصیلات معلوم ہوئی ہیں ۔ اس دستاویز کے مطابق حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کرنے والوں نے یہ کاروائی جولائی ۱۹۵۴ء میں کرنے کا پروگرام بنایا تھا ۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے ۔ کہ ایک غیر ملکی طاقت سازشیوں کو مشورہ دے گی ۔ مگر وہ طاقت اس سازش سے براہ راست تعلق نہیں رکھے گی ۔ اس سازش کے تمام اخراجات وہ جاگیردار برداشت کریں گے ۔ جنہیں مصر کی فوجی حکومت جاگیروں سے محروم کر چکی ہے ۔ میجر صالح سلیم نے کہا کہ کوئی شخص اس ملک کے نام کا شبہ بھی نہیں کر سکتا جس کا سفارت خانہ اس سازش میں شریک ہے ۔

شیخ عبد اللہ کو رہا نہیں کیا جائیگا

ڈوگرہ حکومت کے سربراہ بخشی غلام محمد کا اعلان

سری نگر ۱۷ ر ستمبر ۔ شیخ عبد اللہ کی گرفتاری ۹ ر اگست کو عمل میں آئی تھی ۔ اس کے بعد پہلی بار حکمران پارٹی کا ایک جلسہ کل منعقد ہوا جس میں مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے کشمیر نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کو بتایا ۔ کہ بھارتی یونین کے دائرہ میں رہ کر کشمیر اپنی خود مختاری برقرار رکھیگا ۔ وزیر اعظم نے کہا کہ شیخ عبد اللہ کو بحالات موجودہ رہا نہیں کیا جائیگا بلکہ ریاستی مفاد کی خاطر جب تک ضرورت محسوس ہو گی ۔ انہیں جیل میں نظر بند رکھا جائیگا ۔ دوست کی حیثیت سے میں عبد اللہ کی خاطر ہر چیز قربان ...

مسلم لیگ ہی واحد نمائندہ جماعت ہے

کراچی ۱۶ ر ستمبر ۔ وزیر اعظم محمد علی نے ایک بیان میں کہا ہے ۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے پانچ ضمنی انتخابات میں مسلم لیگ کو سو فی صدی کامیابی ہوئی ہے ۔ اس طرح ایک بار پھر ثابت ہو گیا ۔ کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے

ڈیڑھ سو مہاجر ہر روز براستہ کھوکھراپار آ رہے ہیں!

کراچی ۱۶ ر ستمبر ۔ اس مہینے میں اب تک ۰ ۱۸ سو مہاجرین کھوکھرا پار کے راستے پاکستان میں داخل ہوئے ہیں ۔ ہر روز تقریباً ۱۵۰ مہاجرین اس راستے سے پاکستان آ رہے ہیں ۔

اخلاقی بنیادوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے

ڈیٹرائیٹ ۱۶ ر ستمبر ۔ پولیس کے اعلیٰ افسروں کی ساٹھویں سالانہ بین الاقوامی کانفرنس میں صدر جلسہ مسٹر نیل گار نے بتایا ۔ کہ بچوں کے اخلاق امریکہ میں سینما ۔ مخرب اخلاق لٹریچر اور بدترین ٹیلی ویژن پروگراموں کے اثر سے بگڑ رہے ہیں ۔ ہماری کتابوں اور تفریحی پروگراموں نے ۹۹ فی صدی بچوں کو جرم کرنے کا طریقہ سکھا دیا ہے ۔ صرف ایک فی صدی لٹریچر ان کی اصلاح کرنے کے لئے کافی ہے ۔ ضرورت اس امر کی ہے ۔ کہ مذہب کو پھر سے زندہ کر کے اخلاقی بنیادیں مضبوط کی جائیں ۔

پنجاب کی وزارت میں کسی قسم کا ردو بدل نہ ہوگا

لاہور ۱۵ ر ستمبر ۔ پنجاب کے وزیر اطلاعات چوہدری علی اکبر نے صوبائی وزارت میں ردو بدل کے متعلق بعض اخباری خبروں کی تردید کرتے ہوئے انہیں شر انگیز قرار دیا ۔ اور کہا کہ بعض خود غرض اس قسم کی خبریں اڑا کر انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔

سردار ابراہیم مقبوضہ کشمیر کی سرحد پر جائیں گے

راولپنڈی ۱۶ ر ستمبر ۔ ۲۰ ر ستمبر کو یہاں سردار ابراہیم کے زیر صدارت آزاد کشمیر کے لیڈروں کا ایک اہم جلسہ ہوگا ۔ سردار ابراہیم کل پونچھ کے دورے پر روانہ ہو نگے جہاں سے وہ آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کی سرحد پر بھی جائینگے

حاکم نے کو تیار ہوں ۔ بخشی غلام محمد نے کہا ۔ کہ میری حکومت میں کوئی کمیونسٹ شامل نہیں ہے ۔

ریاست حیدر آباد کے خلاف اقوام متحدہ کی سازش

حیدر آباد کے سابق وزیر خارجہ کا بیان

کراچی ۱۶ ر ستمبر حیدر آباد کے سابق وزیر خارجہ نواب معین نواز جنگ نے کہا ہے ۔ کہ اگرچہ حیدر آباد کا مسئلہ اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر شامل ہے ۔ لیکن اقوام متحدہ ایک سازش کے تحت اس مسئلے سے چشم پوشی کر رہی ہے ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ حیدر آباد کے عوام نے خود کو کمزور جان کر بھی تشدد و استبداد کے سامنے سر نہ جھکایا ۔ اقوام متحدہ کی غیرت کا تقاضا یہی ہے ۔ کہ وہ اس معاملے میں موثر کاروائی کرے ۔ کل کراچی میں یوم حیدر آباد منایا جائے گا ۔ اس سلسلے میں آج ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے نواب معین نواز جنگ نے کہا ۔ کہ ۵ سال قبل حیدر آباد پر بھارت نے جارحانہ قبضہ کیا ۔ جس وقت حیدر آباد سے کئے گئے معاہدہ جاریہ کو ثالثی کے سپرد کرنے اور حیدر آباد کی بھارت میں شمولیت یا آزاد حیثیت کے تصفیہ کے لئے رائے شماری کرانے کا معاملہ سلامتی کونسل کے سامنے تھا ۔ بھارت نے حیدر آباد پر چڑھائی کر کے قبضہ کر لیا ۔ حیدر آباد ہرگز بھارت کا حصہ نہیں ہے ۔ کیونکہ اس کی بھارت میں شمولیت کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہے ۔ بھارت نے اپنے پُرامن پڑوسی کے خلاف جارحانہ کارروائی کی اور اقوام متحدہ نے کچھ نہیں کیا ۔ اس طرح بھارت کی ہمت بڑھی ۔ اور اس نے کشمیر و دیگر معاملات میں ہٹ دھرمی اختیار کی ۔ ان واقعات سے اقوام متحدہ کے وقار کو بڑی ٹھیس لگی ہے ۔ اگر سلامتی کونسل اب بھی کچھ نہیں کرے گی ۔ تو اقوام متحدہ لیگ آف نیشنز کی طرح ختم ہو جائے گی ۔ پنڈت نہرو نے اقوام متحدہ کو یہ کہہ کر چیلنج دیا ہے ۔ کہ حیدر آباد اب کوئی مسئلہ نہیں رہا ۔ انصاف کے لئے ہماری ساری توقعات اب پاکستان اور اسلامی دنیا کی بڑھتی ہوئی طاقت سے وابستہ ہیں ۔

سید قاسم رضوی کا وزن ۴۰ پونڈ کم ہو گیا

کراچی ۱۶ ر ستمبر ۔ سید قاسم رضوی رضا کار لیڈر کی حالت حیدر آباد دکن جیل میں خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے ۔ رضا کار لیڈر کے اقرباء نے یہاں اطلاع دی ہے ۔ کہ سید قاسم رضوی بخار میں مبتلا رہتے ہیں ان کا وزن ۱۳۰ پونڈ سے گھٹ کر ۹۰ پونڈ رہ گیا ہے ۔ پرائیویٹ طبی امداد ان تک نہیں پہنچ سکتی ۔ وہ تنہا ایک کوٹھڑی میں بند ہیں ۔ جہاں ان کی صحت تیزی سے گرتی جا رہی ہے ۔

نئے رسالے اور اخبارات کے ڈیکلریشن

کراچی ۱۶ ر ستمبر ۔ حکومت پاکستان کی وزارت صنعت نے اعلان کیا ہے ۔ کہ جو لوگ نئے اخبارات رسائل وغیرہ جاری کرنا چاہتے ہیں ۔ یا جو اپنے اخبارات و رسائل کے مقام طباعت یا معیاد اشاعت وغیرہ میں تبدیلی چاہتے ہیں ۔ وہ پیپر کنٹرول (کاغذی) آرڈر کلاز ۹ ۔ د ۱۹۴۸ء کے تحت وزارت صنعت سے رجوع کریں ۔ مرکزی حکومت ایسے معاملات

مشرقی بنگال میں نور الامین وزارت کے ختم ہو جانے کا امکان

کراچی ۱۶ ر ستمبر ۔ پورے چھ سال بعد مشرقی پاکستان میں انتخابات ہونے والے ہیں ۔ صوبائی اسمبلی کا آخری اجلاس ختم ہو گیا ۔ انتخابات سے قبل نور الامین وزارت کو توڑ دیا جائے گا لیکن وہاں حکومت کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ نور الامین وزارت کا خاتمہ اس سے بھی پہلے کر دیا جائے گا ۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے ۔ کہ مخالف پارٹیاں مسٹر نور الامین کی برطرفی کا مطالبہ کر رہی ہیں ۔ سیاستدانوں کا خیال ہے کہ غیر جانبدارانہ انتخابات کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے ۔ گورنر صورت حال پر غور کر رہے ہیں ۔ اور تعجب نہیں کہ جلد ہی صوبہ میں دفعہ ۹۲ نافذ کر دی جائے ۔ انتخاب سے پہلے یہ قدم ضرور اٹھایا جائے گا ۔

برطانوی وزیر دفاع ترکی کا دورہ کرینگے

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے ۔ کہ برطانیہ کے وزیر جنگ مسٹر انتھونی ہیڈ ترکی کے وزیر قومی دفاع کی دعوت پر گے ۔ جن کے ہمراہ ان کے پارلیمانی پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر بروڈمین وہائٹ (ممبر پارلیمان) اور اسٹاف کالج کے منتخب کمانڈر میجر جنرل سی ۔ پی ۔ جونز کی معیت میں انقرہ جا رہے ہیں ۔ پتہ چلا ہے کہ وہاں مسٹر ہیڈ برطانیہ اور ترکی کے مشترکہ فوجی معاملات پر حکام سے تبادلہ خیال کریں گے ۔ ویسے ترکی جانے سے پہلے مسٹر ہیڈ یونان میں ۲۶ ر ستمبر سے ۵ ر اکتوبر تک اپنی مختصر رخصت گزاریں گے ۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع مورخہ ۴ ر اکتوبر ۱۹۵۳ء بروز اتوار صبح نو بجے سے ساڑھے چار بجے شام تک احمدیہ ہال میں منعقد ہوگا ۔ حسب ذیل مقابلے ہوں گے ۔ مفصل پروگرام عنقریب شائع کیا جائیگا ۔ (۱) قرآن خوانی ناظرہ ۔ (۲) قرآن خوانی با ترجمہ پارہ اول (۳) نظم خوانی (۴) دینی معلومات (۵) مضمون (عنوانات کا اعلان ۲ ر اکتوبر کو ہوگا) (۶) تقریر (۷) پیغام رسانی (۸) مشاہدہ اور یادداشت (۹) ورزشی (یہ پروگرام میدان میں ہوگا) (۱۰) دوڑ (۱۱) لمبی اور اونچی چھلانگ (۱۲) نشانہ

اس ضمن میں زعماء صاحبان سے گذارش ہے ۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس اجتماع میں شمولیت کی بزور تحریک کریں ۔ اور مقابلہ جات میں حصہ لینے والے اطفال کے نام مکمل تفصیل کے ساتھ ۲ ر اکتوبر ۱۹۵۳ء کو بعد نماز جمعہ خاکسار کو دیدیں ۔ ۲ ر اکتوبر کے بعد آنے والے نام مقابلہ میں شامل نہ کئے جائیں گے اطفال کے لئے دوپہر کا کھانا مجلس کے ذمہ ہوگا ۔

(ناظم اطفال کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۱۸۱